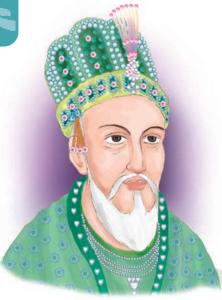




## بہلی جنگ ِ آزادی کا سیہ سالار



عامر آج بہت خوش تھا۔ اس کے اسکول میں آزادی کا جشن منایا جارہا تھا۔ اس موقعے پراسکول میں ایک ڈراما اسٹیج کیا گیا۔ ڈرامے کا موضوع تھا' بہادر شاہ ظفر – پہلی جنگ آزادی کا سپہ سالار۔ عامر نے بھی ڈرامے میں حصہ لیا۔ ڈراما بہت پیند کیا گیا اور سب نے طلبا کی بہت تعریف کی۔ عامر کے ابّو بھی پروگرام دیکھنے گئے تھے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے عامر کو شاباشی دی۔ عامر نے کہا '' ابّو! مجھے گھر لوٹ کر انھوں نے عامر کو شاباشی دی۔ عامر نے کہا '' ابّو! مجھے 1857ء کی جنگ آزادی کے بارے میں کچھاور بتا ہے۔'

ابّو نے کہا'' بیٹا یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کے تاجر بن کر اپنے ملک کا مال
ییخے آئے اور یہاں کی چیزیں اونے بونے داموں میں خرید کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ دھیرے دھیرے وہ
بعض ہندوستانی صنعتوں کے مالک بن بیٹھے۔ اپنی چالاکی اور مگاری سے انھوں نے ملک کے انتظامات میں بھی
دخل دینا شروع کردیا۔ 1837ء میں جب بہادر شاہ ظفر بادشاہ بنایا گیا تو مغلوں کی حکومت برائے نام رہ گئی تھی۔
عام طور براعلان کیاجا تا تھا'' ملک بادشاہ کا بھم کمپنی بہادر کا۔''

عامر نے حیرت زدہ ہوکر کہا ۔ ''اہو! تو بادشاہ انگریزوں کی بات مانتے ہی کیوں تھے؟''
''بیٹا!انگریز طاقتور ہو گئے تھے۔انھوں نے اپنی فوج بھی بنالی تھی۔'' ابو نے جواب دیا۔ '' تو کیااتنے بہت سے انگریز ہندوستان آ گئے تھے کہ ان کی فوج بھی بن گئی۔'' عامر نے یو جھا۔



ابّونے جواب دیا ۔ ''نہیں! انگریز ہندوستانیوں کواپنی فوج میں بھرتی کرتے رہتے تھے۔ تنخواہ انگریز دیتے تھے، اس لیے ہندوستانی سیاہی ان کا حکم مانتے تھے۔'' '' تو کیابادشاہ کے پاس فوج نہیں تھی؟''عامرنے یو چھا۔ ابّو نے جواب دیا ۔'' فوج تو تھی کیکن برائے نام۔''

'' پھر 1857ء کی جنگ آزادی کیسے لڑی گئی؟'' عامر نے سوال کیا۔

ا تو نے بتایا ۔'' انگریزوں کاظلم اوران کی ناانصافی بڑھتی جارہی تھی۔عوام میں بے چینی تھی۔ بہادرشاہ ظفر کو بھی اِن حالات کاعلم تھا۔ وہ اپنے ملک کو انگریزوں سے نجات دلا نا چاہتے تھے۔ اُدھر اَ وَدھ کی بیگم حضرت محل، حجانسی کی رانی ککشمی بائی، بہار کے بابو کنور شکھہ، نانا صاحب پیشوا اور تانیتا ٹوپے وغیرہ اپنے اپنے علاقوں میں انگریزوں کے قدم اُ کھاڑنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے تھے۔''



عامرنے کہا ۔'' ابّو!اس کا مطلب بیہ ہوا کہ سارے ملک میں لوگ انگریزوں کے خلاف ہوگئے تھے۔''
ابّو نے کہا ۔'' ہاں بیٹا! انگریزی فوج کے ہندوستانی سیا ہیوں میں بھی انگریزوں کے خلاف بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔ انگریز اُن ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے۔ انگریزوں کے خراب رویتے اور بعض دوسرے معاملات کی وجہ سے میر گھ چھاؤنی کے ہندوستانی سیا ہیوں نے بغاوت کردی۔ انھوں نے کچھ انگریز افسروں کوقتل کردی۔ انھوں نے کچھ انگریز بھروں کوقتل کردیا۔ اگلے دن وہ سیاہی لال قلعہ پہنچے، مہادرشاہ ظفر کو اپنا بادشاہ شاہم کیا۔ اُن سے درخواست کی کہوہ ان کی کمان سنجالیں۔''

''اس کا مطلب بیہ ہوا کہ انگریزوں کی فوج اب بہا در شاہ ظفر کی فوج ہوگئے۔'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا ۔ '' ہاں! جس فوج نے بغاوت کی تھی، وہ اب بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ہوگئ تھی۔ انھوں نے فوج کی کمان جزل بخت خال کوسونپ دی۔ ان کی سر براہی میں ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دلّی سے بھگادیا۔''
'' تو پھر یہ جنگ ناکام کیوں ہوئی؟'' عامر نے یو چھا۔

اتو نے بتایا ۔ ''اس لیے کہ انگریزوں کی فوجیں دتی کے باہر مور پے بنائے ڈٹی رہیں۔ انگریز اپنی فوجی طاقت بڑھانے میں گے رہے۔ وہ ہندوستان پر مکمل حکومت کے خواب کو ادھور انہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ ان کے جاسوس شہر میں پھیلے ہوئے تھے اور ہندوستانی فوج کی بل بل کی خبریں انگریزوں کو پہنچارہے تھے۔ ہندوستانی سیاہیوں نے پانچ مہینے تک ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا، کیکن بیدفوج منظم نہ تھی۔ ان کے پاس وسائل کی بھی کی سیاہیوں نے پانچ مہینے تک ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا، کیکن ہوگئے۔

"اوہو! تواس وجہ سے بیہ جنگ نا کام ہوئی۔"عامرنے کہا۔

ابّو نے جواب دیا ۔ '' ہاں، اس وقت انگریزوں کی جالا کی ہم پر بھاری پڑی۔ انگریزوں نے ہندوستان پر جھاری پڑی۔ انگریزوں نے آزادی کی اس جھنہ کرلیا۔ بہادر شاہ ظفر گرفتار کرلیے گئے اور ان کے دوبیٹوں کوسرِ عام گولی ماردی گئی۔ انگریزوں نے آزادی کی اس جنگ کوغدر کا نام دیا۔ بہادر شاہ ظفر پر مقدمہ چلا کر انھیں بغاوت کا ذیے دار قرار دیا اور جلا وطن کر کے رنگون بھیج دیا۔''



'' اپنے وطن سے دؤ ر؟'' عامرنے بوچھا۔

ابّونے کہا ۔" ہاں! بہادر شاہ ظفر کو اپنے وطن سے بہت محبت تھی۔ وہ ہندوستان واپس آنا چاہتے تھے لیکن انگریزوں نے ان کی ایک نہیں سنی۔ بہادر شاہ ظفر نے یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی کہ ان کی موت کے بعد اُن کو ہندوستان میں دفن کیا جائے۔ انگریزوں نے یہ خواہش بھی پوری نہیں ہونے دی۔ 9 نومبر 1862ء کو ان کی وفات ہندوستان میں دفن کیا جائے۔ انگریزوں نے یہ خواہش بھی پوری نہیں ہونے دی۔ 9 نومبر 1862ء کو ان کی وفات ہوئی اور وہ رنگون ہی میں دفن کیے گئے۔ برسوں بعد جب آزادی کی تحریک نے زور پکڑا تو نیتا جی سبھاش چندر بوس نے اپنی آزاد ہندفوج کے ساتھ پہلی جنگ آزادی کے اس سپہ سالار کے مزار پر حاضری دی۔ انھوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ بہادر شاہ ظفر کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔

بہادر شاہ ظفر کی رہنمائی میں آزادی کی جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ 15 اگست 1947ء کو کامیاب ہوئی ، اُسی کی یاد میں آج تمھارے اسکول میں جشن منایا گیا۔''





## معنی یاد شیجیے:

وہ بات جس کے بارے میں کچھ کہا یا لکھا جائے

سيەسالار : فوج کا سربراه

> حيرت زده حيران

برائے نام : نہ ہونے کے برابر

چھٹکارا، رہائی نحات

اینے حق کے لیے لڑنا، دوسرے کی حکمرانی سے انکار کرنا بغاوت

> ېدسلوكى : بُرايرتاؤ

وسائل : وسليے کی جمع، ذريع سرِ عام : تصلم کھلا، عوام کے سامنے

: ہنگامہ،شورش

جلاوطن : دليس نكالا

: کی ہوئی چیزیں باقيات

## 

- (i) انگریز ہندوستان میں کس کمپنی کے تاجر بن کر آئے؟
- (ii) 1857ء میں جولوگ انگریزوں کے خلاف تھے اُن کے نام بتایئے؟

جان يجإن

(iii) بہادرشاہ ظفرنے فوج کی کمان کس جزل کوسونیی؟

(iv) انگریز دوبارہ دلّی پر قابض ہونے میں کیوں کامیاب ہوگئے؟

(v) پہلی جنگ آزادی کوانگریزوں نے کیانام دیا؟

(vi) سبماش چندر بوس کی فوج کا نام کیاتھا؟

علی استعال کیجی:

قدم اکھڑنا اونے پونے خریدنا بھاری پڑنا

عنی نیچ دیے ہوئے الفاظ کے متضاد کھیے: 4

*ب*وت آزادی کامیاب خراب جواب

🐉 نیچے دیے ہوئے جملوں میں فعل کی نشان دہی سیجیے: 🍮

(i) ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دتی سے بھگا دیا۔

(ii) بهادرشاه ظفر کواپنا بادشاه تسلیم کیا۔

(iii) ہندوستانی سیاہیوں نے ڈٹ کرانگریزوں کا مقابلہ کیا۔

(iv) بہادرشاہ ظفر کے باقیات ہندوستان لے جائے جا کیں۔

ملی کام:

ایسی پانچ جگہوں کے نام کھیے جن کا ذکر جنگ آزادی کےسلسلے میں کیاجا تاہے۔

